سوال

اس حدیث کا معنی کہ قل ھواللہ احد قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے ۔

جواب

الحمد للہ

اول :

یہ وہ کچھ احادیث ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ اخلاص کی فضیلت میں ثابت ہیں اوران میں اس بات کا ذکر ہے کہ یہ سورت قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ قل ھواللہ احد کو بار بار پڑھ رہا ہے تو وہ صبح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا ، گویا کہ انہوں نے اسے قلیل جانا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے (اس ذات کی قسم جس کے ھاتھ میں میری جان ہے یقینا یہ سورۃ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے) ۔ صحیح بخاری (6643) ۔

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں قرآن کا تیسرا حصہ پڑھنے سے عاجز ہے ؟ تو صحابہ کرام کہنے لگے قرآن کا تیسرا حصہ کس طرح پڑھا جائے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھواللہ احد قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے) صحیح مسلم (811) ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جمع ہوجاؤ کیونکہ میں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا تو جمع ہوا وہ ہوگیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور قل ھواللہ احد پڑھی اور پھر چلے گئے ، تو ہم ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی بنا پر آپ اندر چلے گئے ہیں ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا خبردار یقینا یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے) صحیح مسلم (812) ۔

دوم :

اللہ تبارک وتعالی کا فضل بڑا وسیع ہے ، اوراللہ تعالی نے اس امت پر بڑا فضل وکرم کیا ہے کہ اس کی عمر کم ہونے کے عوض چھوٹے چھوٹے کاموں پر بہت ہی زیادہ اجروثواب رکھا ہے ، اوراس بات پر تعجب ہے کہ کچھ لوگ خیر اور بھلائی کے کام زیادہ کرنے کی حرص رکھیں وہ اس کے بدلہ میں سستی اوراطاعت میں کاہلی کا شکار ہوگئے ہیں ، یا پھر وہ اس اجرو ثواب پر تعجب کرتے اوراسے بعید سمجھتے ہیں ۔

اورحدیث کے معنی کے متعلق یہ ہے کہ :

جزاء یعنی بدلہ اوراجزء (یعنی کسی دوسرے سے کافی ہوجائے) میں فرق ہے اوریہی وہ چیز ہے جس میں سائل فرق نہیں کرسکا اوراشکال میں پڑھ گیا ہے ۔

جزاء اس اجر اور ثواب کو کہا جاتا ہے جو کہ اللہ تعالی اپنی اطاعت کے بدلہ میں دیتا ہے ۔

اور اجزاء یہ ہے کہ وہ چیز جو کسی دوسری چیز کی جگہ لے اور اس سے کفایت کر جائے ۔

تو قل ھواللہ احد پڑھنے کی جزاء اور بدلہ ثلث قرآن پڑھنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ یہ قرآن کا تیسرا حصہ پڑھنے سے کفایت کرے گا ۔

مثلا اگر کوئی یہ نذر مانے کہ وہ قرآن کا تیسرا حصہ پڑھے گا تو اس کے لئے قل ھواللہ احد پڑھنا کافی نہیں کیونکہ یہ اجر و ثواب میں ثلث قرآن کے برابر ہے ، نہ کہ ثلث قرآن کے پڑھنے میں یہ کافی ہوگی ۔

اور اسی طرح یہ مثال تین مرتبہ پڑھنے میں بھی ہے ، تو جس سے اسے نماز میں تین بار پڑھ لیا تو یہ سورۃ فاتحہ سے کفایت نہیں کرے گی ، اس کے باوجود کہ اسے اجر و ثواب مکمل قرآن کریم کا ملے گا ، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ یہ اسے سورۃ فاتحہ کی جگہ پر بھی کافی ہے ۔

اور اسی طرح شریعت میں بھی ہے کہ شارع نے حرم مکی میں ایک نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نماز کا اجر و ثواب دیا ہے ، تو کیا اس فضل ربانی سے یہ سمجھنا چاہئے کہ دسیوں سال نماز کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس نے ایک نماز حرم مکی میں پڑھ لی ہے جو کہ ایک لاکھ کے برابر ہے ؟ تو یہ سب اجر ثواب میں ہے لیکن کفایت ایک اور چیز ہے ۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ آج تک کسی اہل علم نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں قرآن کریم کی حاجت و ضرورت نہیں اور یہ کہ قل ھواللہ احد اس سے کافی ہے ، اہل علم میں سے صحیح قول تو یہ ہے کہ اس سورۃ کو فضل عظیم حاصل ہے اس لئے کہ قرآن کریم تین اقسام پر نازل ہوا ہے ، اس میں سے ثلث احکام ہیں اور ثلث وعد اور وعید کے لئے اور ثلث اسماء و صفات کے لئے ہے ۔

اور اس سورۃ میں اسماء و صفات جمع ہیں ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا یہی قول ہے اور اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے حسن قرار دیا ہے ۔ مجموع الفتاوی (17/ 103)۔

اور مسلمان باقی دونوں اوامر یعنی احکام اور وعد اور وعید سے مستغنی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کی اسے کتاب اللہ کو دیکھے اور اس میں غور و فکر کیئے بغیر ان دونوں کی معرفت ہو سکتی ہے ، اور نہ ہی اس آدمی کے لئے جو کہ سورۃ قل ھواللہ احد پر ہی رہے یہ ممکن ہے کہ وہ ان دونوں اوامر کو جان سکے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

اور صحیح یہ ہے کہ جس طرح اموال کی مختلف جنسیں ہیں یعنی کھانے اور پینے اور پہننے اور رہنے اور نقدی وغیرہ والی جنس تو اسی طرح ثواب کی مختلف جنسیں ہیں ، تو جب آدمی کسی مالی جنس کا مالک بن جائے جو کہ مثلا ہزار دینار کے برابر ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ اب وہ ساری مالی جنسوں سے بھی کافی ہے ، بلکہ اگر اس کے پاس مال جو کہ کھانے کی شکل میں ہے ہو تو اسے لباس اور رہائش کی بھی ضرورت ہوگی ، اور اسی طرح اگر اس کے پاس نقدی جنس کے علاوہ کوئی اور ہو تو وہ اس کے علاوہ اور کا بھی محتاج ہوگا ، اور اگر اس کے پاس صرف نقدی ہو تو وہ ان ساری انواع کا محتاج ہوگا جو کہ اس کے منافع اور انواع کا محتاج ہے ۔

اور سورۃ الفاتح میں بہت سے منافع ہیں مثلا اس میں حمد و ثنا اور دعا ہے انسان جس کا محتاج ہے تو اس کے قائم مقام قل ھواللہ احد نہیں ہو سکتی ، چاہے اس کا اجر ثواب کتنا ہی عظیم ہی ہے تو اس اجر عظیم سے اس کا پڑھنے والا سورۃ فاتحہ کے اجر کے ساتھ اس سے بھی مستفید ہوگا ، تو لھذا اگر کسی نے نماز میں سورۃ فاتحہ کے بغیر صرف قل ھواللہ احد پڑھی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی ، اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس نے مکمل قرآن پڑھا لیکن فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی ، اس لئے کہ فاتحہ کے معانی میں ایسی حوائج اصلیہ ہیں جس کے بغیر بندوں کا کوئی چارہ ہی نہیں ۔

مجموع الفتاوی (131/17)۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

قرآن کریم میں جو اوامر و نواہی اور قصص ہیں لوگ اس کے محتاج ہیں، اگرچہ توحید اس سے بھی زیادہ بڑی اور عظیم چیز ہے، تو جب انسان جن افعال سے اسے روکا گیا اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کی معرفت کا محتاج ہے اور اسے چاہئے کہ وہ قصص اور وعدووعید سے عبرت حاصل کرے، تو یہ سب کسی اور چیز کی جگہ نہیں لے سکتے، اس لئے توحید ان کی جگہ اور قصص امر اور نہی کی جگہ نہیں لے سکتے، اور نہ ہی امر اور نہی قصص کی جگہ لے سکتے ہیں، بلکہ اللہ تعالی نے جو کچھ بھی نازل فرمایا ہے اس سے لوگ نفع مند ہو رہے ہیں اور اس کے محتاج ہیں۔

تو اگر انسان قل ھواللہ احد پڑھے تو اسے ثلث قرآن کا اجروثواب حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے یہ ضروری نہیں کہ یہ اجروثواب اسی جنس سے ہو جو کہ باقی قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے، بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ امر و نہی اور قصص سے وہ ثواب حاصل کرنے کا محتاج ہو تو قل ھواللہ احد اس کی جگہ اور یہ اس کی جگہ نہیں لے سکتا۔

پھر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

تو وہ معارف جو کہ مکمل قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں وہ صرف یہ سورت پڑھنے سے حاصل نہیں ہوں گے، تو ثواب کی اس نوعیت کے اعتبار سے مکمل قرآن پڑھنے والا قل ھواللہ احد کو تین مرتبہ پڑھنے والے سے افضل ہے، اگرچہ قل ہواللہ احد تین مرتبہ پڑھنے والے کو بھی اس قدر ہی ثواب حاصل ہو گا لیکن یہ ایک ہی جنس ہے جس میں کوئی انواع نہیں کہ بندہ جن کا محتاج ہو، مثلا جس کے پاس تین ہزار دینار ہوں اور دوسرے کے پاس کھانا اور لباس اور رہائش اور تین ہزار دینار کے برابر نقدی ہو، تو اس کے پاس وہ کچھ ہے جو سب معاملات میں ان سے نفع مند ہو رہا ہے اور اور وہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کا محتاج ہے، اگرچہ اس کے پاس بھی اس کر برابر مال ہے۔

اور اسی طرح اگر اس کے پاس اچھی قسم کا کھانا ہو جو کہ تین ہزار دینار کے برابر ہے تو وہ لباس اور رہائش اور دفاع کے لئے اسلحہ اور ادویات وغیرہ کا بھی محتاج ہے جو کہ صرف کھانے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

مجموع الفتاوی (139-137/17)۔

واللہ تعالی اعلم .